

## یوم پاکستان اور جشن آزادی | 14 اگست کی تقریر

یوم آزادی کی تقریر طلباء اور دیگر شہریوں میں حب الوطنی کے جذبے کو جگانے کا بہترین عنصر ہے۔ یہ یوم آزادی منانے کا بہترین طریقہ ہے لیکن اگر آپ کو یوم آزادی پر بہترین تقریر نہ مل سکے تو کیا ہوگا؟

یوم آزادی پر یہ تحریکی تقریر صرف [thetopers.com](http://thetopers.com) کی ٹیم نے لکھی ہے۔

جب آپ آزادی کی تقریر، یوم آزادی کی مووی تقریر، یوم آزادی کی صدر کی تقریر، یوم آزادی کی فلم کے صدر، یوم آزادی پر متاثر کن تقریر اور اس سے بھی بہت کچھ تلاش کر رہے ہوں گے۔ پورے مضمون کو پڑھنے کے بعد، آپ کو معلوم ہوگا کہ یوم آزادی پر یہ تقریر تحریکی اور متاثر کن یوم آزادی کی گفتگو کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔

اس مضمون میں آپ کو یوم آزادی کی تقریر کا متن، یوم آزادی کی تقریر کے حوالے، یوم آزادی کی تقریر کا بہترین آغاز، اور یوم آزادی کی تقریر کا بہترین اختتام ملے گا۔ اس مضمون میں 14 اگست یوم آزادی کی تقریر کے نکات اور چالوں کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

تو مکمل فائدہ حاصل کرنے کے لیے آپ 14 اگست یوم آزادی پر پورا مضمون ضرور پڑھیں۔

### یوم آزادی کی تقریر کی تجاویز/عوامی تقریر کی تجاویز:

مؤثر طریقے سے تقریر کرنے کی تکنیک کے لیے عوامی تقریر کے نکات کو سیکھنا ضروری ہے۔ طلباء کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے عوامی بولنے کے کچھ نکات ذیل میں بیان کیے گئے ہیں:

اپنے سامعین کو جانیں۔

کہانیاں شامل کریں۔

جامع اور قابل فہم زبان

تقریری مواد کو مؤثر انداز میں ترتیب دینا

مشق کریں۔

چھوٹے وقفے کچھ نرمی کا اضافہ کر سکتے ہیں۔

عوامی بولنے کے لیے باڈی لینگویج کا مؤثر استعمال

یوم آزادی پر بہترین تحریکی تقریر ذیل میں شروع ہوتی ہے:

صدر گرامی اور معزز سامعین !

دل سے نکلے گی نہ مر کر بھی وطن کی الفت  
میری مٹی سے بھی خوشبوئے وفا آئے گی

ساتھیو ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ آزاد ہونے کے وقار کو تسلیم کریں  
14 اگست پاکستان کی تاریخ کا یادگار ترین دن ہے۔ اس اہم دن پر ہم نے غلامی  
سے انکار کیا اور آزادی، آزادی اور آزادی کو ترجیح دی۔ تب سے ہم آزاد  
پاکستان میں پیدا ہونے کا اعزاز منا رہے ہیں۔ ہم 14 اگست 1947 کو انگریزوں  
سے پاکستان کی آزادی کو سراہنے کے لیے ہر سال پاکستان میں یوم آزادی کو  
قومی تعطیل کے طور پر مناتے ہیں۔  
ہم یہاں خود مختاری کا چہترواں دن منانے آئے ہیں۔ اس شاندار دن پر ہمیں ان  
لوگوں کی مشکلات اور پریشانیاں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے جو 1947 سے  
پہلے پیدا ہوئے تھے۔

خُدا گرے میری ارضِ پاک پہ اُترے

وہ فصلِ گلِ جسے اندیشہ زوال نہ ہو۔

یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں۔

یہاں خزاں کو بھی گزرنے کی مجال نہ ہو۔

برطانوی راج سے آزادی سیکنڈوں میں ہونے والی چیز نہیں ہے۔ آزادی کی راہ  
میں کئی جانیں اور رشتے قربان ہوئے۔ اس کے نتیجے میں ہونے والے فرقہ  
وارانہ تشدد میں لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے اور اپنی جانوں سے ہاتھ دھو  
بیٹھے۔

آئیے اپنے آباؤ اجداد کے غلامی کے دکھ پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

قانون دان، سیاستدان اور بانی پاکستان وہ واحد شخصیت ہیں جنہیں قائداعظم، عظیم رہنما اور بابائے قوم کہا جاتا ہے۔ یہ مادر وطن جناح کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ کانگریس الگ ووٹر پر رضامند ہوگئی۔

ان کا الگ وطن کا نظریہ اس حقیقت میں مضمحل ہے:

-

ہندو اور مسلمان دو مختلف مذہبی فلسفوں، سماجی رسوم و رواج اور ادبی روایات سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ نہ تو آپس میں شادی کرتے ہیں اور نہ ہی اکٹھے کھاتے ہیں اور درحقیقت ان کا تعلق دو مختلف تہذیبوں سے ہے جو بنیادی طور پر متضاد نظریات اور تصورات پر مبنی ہیں۔

اس منظر نامے کو آگے بڑھانے کے لیے دوسری طرف پاکستان کے نظریاتی مفکر ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے پاکستان کی جدوجہد آزادی میں خود کو سپریم لیڈر ثابت کیا۔ پاکستان کی تاریخ میں قائداعظم، سرسید احمد خان، لیاقت علی خان اور بہت سے دوسرے اسلاف جو برطانوی تسلط کی سازشوں کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں اقوام عالم میں اس قدر فخر کا سہرا ان حضرات کو جاتا ہے۔

میرے پڑکھوں کی امانت ہے یہ جنت سا وطن

میرا جوتا بھی یہاں سے نہیں جانے والا

محترم سامعین ، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہاں ہیں اور طویل سازشوں سے نمٹنے کے بعد بھی یہاں آزاد اور خود مختار رہیں گے۔ یہ اس بات کا احساس کرنے کا دن ہے کہ ہم بحیثیت قوم بہت سے سازشوں کا سامنا کرتے ہوئے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

مدہوش نہیں بیدار ہیں ہم

ہر آہٹ پر تیار ہیں ہم

سمجھے نہ کوئی غافل ہم کو

وطن کے پہرے دار ہیں ہم

یوم آزادی ہمیشہ ہماری قوم کے اندر اتحاد اور نظم و ضبط کو فروغ دیتا ہے۔ یوم آزادی ہمیں جمہوریہ اور تسلط کے درمیان فرق کا احساس دلاتا ہے اور یہ کہ سابقہ نعمت ہے۔ یہ دن ہمیں ان کی مشکلات کو یاد کرنے اور اپنے آزادی کے جنگجوؤں کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہانہ فراہم کرتا ہے۔ ان کی عظمت اور بہادری کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ پاکستانی ہونے کے ناطے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے فرائض کو خلوص نیت سے ادا کریں، اور ترقی کریں اور اپنے ملک کی پزیرائی اور ترقی کے لیے مل کر کام کریں۔ اپنے اسلاف کی مثالی کاوشوں پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اپنے ملک کے کھلتے ہوئے مستقبل کی تراش خراش کا حلف اٹھانا چاہیے۔

محمد علی جناح نے ایک بار کہا تھا:

”پاکستان میں ہماری نجات، دفاع اور عزت مضمحل ہے۔“

علیحدہ وطن کے مطالبے کی اصل وجہ اسلامی معاشرہ اور اسلامی ریاست کا قیام تھا۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے کیونکہ اس کی 96 فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان مشکل کی گھڑی میں پوری اسلامی دنیا کی حمایت کے لیے کھڑا ہے۔ ہم واقعی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں ایسی دولت سے مالا مال، معدنیات سے مالا مال، وسائل سے مالا مال، ثقافت سے مالا مال اور زرخیز زمین سے نوازا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے قائدین کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کو ایک عظیم اور خوشحال ریاست بنائیں۔

علامہ محمد اقبال نے بیان کیا۔

"انا کا حتمی مقصد کچھ دیکھنا نہیں ہے، بلکہ کچھ بننا ہے۔"

میں اس لمحے کو اس شعر کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گا۔

نہ خود کو اتنا حقیر سمجھو کہ کوئی تم سے حساب مانگے  
نہ خود کو اتنا قلیل سمجھو، کہ کوئی اٹھ کر کہے یہ تم سے

وفائیں اپنی ہمیں لٹا دو، وطن یہ اپنا ہمیں تھما دو  
اٹھو اور اٹھ کر بتادو ان کو، کہ ہم ہیں اہل ایماں سارے

نہ ہم میں کوئی صنم کدہ ہے، ہمارے دل میں بس اک خدا ہے  
جھکے سروں کو اٹھا کر دیکھو، قدم کو آگے بڑھا کر دیکھو

ہے اک طاقت تمہارے سر پر  
قدم قدم پر جو ساتھ دے گی، اگر گرے تو سنبھال لے گی

میرے وطن کے اداس لوگو  
اٹھو چلو اور وطن سنبھالو